

379

رسول اللہ ﷺ

کے گستاخوں کا عبرتناک انجام

مولف

سید خواجہ عزالدین اشرفی

مصطفیٰ فاؤنڈیشن

لاہور کینٹ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کے گستاخوں کا تبرقاک انجام

مؤلف

سید خواجہ معز الدین اشرفی

مصطفیٰ فاؤنڈیشن
لاہور کینٹ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
 سلسلہ اشاعت نمبر 56

نام کتاب	_____	رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کا جہنم تک انجام
مؤلف	_____	سید خواجہ معز الدین اشرفی
صفحات	_____	۴۰
طابع	_____	مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
تاریخ اشاعت	_____	۴ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ / اپریل ۲۰۰۶ء
شرف اشاعت	_____	مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور کینٹ
ذمہ سرپرستی	_____	محمد مقصود الحسن مرزا چیئرمین مصطفیٰ فاؤنڈیشن
ہدیہ	_____	دعائے خیر بحق معاونین و اراکین
تعداد	_____	گیارہ صد

نوٹ: شائقین مطالعہ - 15/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

منے کے پتے

دفتر جماعت اہلسنت پاکستان

صدر سرہنوشیدہ تعلیم القرآن جامع مسجد زینب فاروق کالونی والٹن لاہور چھاؤنی

مصطفیٰ لائبریری

161/E فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ فون 5824921/03004273421

شرف عنوان

میں اپنی اس ترتیب کو ان کے منسوب کرتا ہوں جن سے مجھے یہ عقیدت محبت ہے۔

۱۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمۃ ربانی جامہ نظامیہ حیدرآباد

۴۔ حضرت مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ مبارکپوری ربانی جامہ استغریہ

۵۔ حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ

اور

سیدی مرشدی مولائی ابوالسعود حضرت سید محمد مختار شرف اشرفی الجیلانی مدظلہ

(سجادہ نشین آستانہ حضرت مخدوم اشرف جیلانی گجراتی سرمنانی فیض آباد یو۔ پی۔)

حکیم اہل سنت مولانا محمد موسیٰ امرت سری مدظلہ

ربانی دمسدر مرکزی مجلس رضا لاہور

میاں ہند

سید خواجہ معز الدین اشرفی مدظلہ

کون اور کہاں

۲۱	عاص بن وائل سہمی	۲۳	۹	۱	ابو لہب
۲۲	اسود بن عبد یغوث	۲۴	۱۱	۲	عتبہ بن ابولہب
۲۳	حارث بن قیس	۲۵	۱۲	۳	ام حبیل
۲۴	ابو قیس بن الفاکہ	۲۶	۱۳	۴	ابو جہل
۲۵	اسود بن مطلب	۲۷	۱۴	۵	کعب بن اشرف
۲۶	عقیقہ بن ابی عقیط	۲۸	۱۵	۶	ابو رافع
۲۷	نضر بن حارث	۲۹	۱۶	۷	حزیر بن علیہ السلام کا انتقام
۲۸	عبد اللہ بن قیس	۳۰	۱۷	۸	مرد بن جہاش
۲۹	عتبہ بن ابی وقاص	۳۱	۱۸	۹	ابن مطلق
۳۰	ابی صفا	۳۲	۱۹	۱۰	حکم بن ابی العاص
۳۱	ایک جوڑے کا انجام	۳۳	۲۰	۱۱	ایک شکستہ کا انجام
۳۲	ایک مغتری کا انجام	۳۴	۲۱	۱۲	بہن کا عذاب
۳۳	بے ہوشی کا عذاب	۳۵	۲۲	۱۳	ایک عیاشی کا انجام
۳۴	ایک منافق کا انجام	۳۶	۲۳	۱۴	مست خوں کا قتل و گتہ
۳۵	حارث بن ابی حارثہ	۳۷	۲۴	۱۵	سیان بھارتی
۳۶	ایک شرک کا انجام	۳۸	۲۵	۱۶	ابی بن خلف
۳۷	ایک مشہور واقعہ	۳۹	۲۶	۱۷	انیس بن خلف
۳۸	خفافین حدیث کا انجام	۴۰	۲۷	۱۸	اسار بیت مردان
۳۹	فرمان نبوی کی خلاف ورزی پھر	۴۱	۲۸	۱۹	ام ولد
۴۰	دروہد اسلام میں اقصا کا سفر	۴۲	۲۹	۲۰	ابو عاصم
۴۱	گرمی کی صورت	۴۳	۳۰	۲۱	شاہ کسری
۴۲	چنے پہونے سے مراد	۴۴	۳۱	۲۲	ایک مرتد کا انجام

اظہار حقیقت

الحمد لله رب العالمین الصلوة والسلام علی سید المرسلین و آلہنا صحابہ اجمعین
رسالت مآب علیہ افضل الصلوة والسلام ایمان کی روح نورانیت کی آبریز پچھلا چکی بارگاہ
میں محترم آدم علیہ السلام تا آئینہ اکمل دربانس کو پوشیدہ قلبیں شب و روز عقیدت و محبت کے پھول
پنچھا کر رکھتے رہے ہیں اور تاقیام قیامت کرتے رہیں گے۔ اس سنت کو سیدہ انصاریات ان
اپنا سرمایہ حیات اور زریعہ نجات سمجھتا ہے۔ نیز آپ کی بارگاہ اقدس میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے
کا انداز بھی ہر ایک کا منفرد ہے۔ کسی نے نعت و نعت کے محاذ پر پیش کئے اور کسی نے درود و
سلام کے موتی پنچھا رکھے۔ تو کسی نے آپ کی پیاری پیاری دل نازا احادیث کو اپنے قلم کی سبھہ بگاہ
بنا کر اپنے قلب و قلم کو آپ کی سیرت طیبہ کے طوائف میں مصروف رکھا۔ مجھے گنہگار کئے قلب میں بھی
ایک خواہش پیدا ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش برداروں میں میرا بھی نام ہو جائے۔ اسی
خواہش کے تحت میں ایک انوکھے انداز فکر سے درپل افس و جان علیہ افضل الصلوة والسلام
کی بارگاہ اقدس میں باریابی کی کوشش کر رہا ہوں اور اس کوشش کا نام ہے۔
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت خود کا بھرت ناک انجام"

یہ میری ذاتی محنت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اسلاف کی تصانیف سے نقل کردہ
روایات ہیں جن کو میں کچھ اختصار کے ساتھ نقل کیا ہوں۔ میں محترم مولانا افضل علی الدین صاحب
کاشمیر جوں کہ انہوں نے ایک حقیقت جو ہم ملت انصاری تھے نقل ہے اور یہ میرے
میں سے ہیں جس کی نشان دہی فرمائی۔ بالخصوص مجھے یہ شخص محمد یحییٰ انصاری اشرفی
و عزیز محمد یونس انصاری کاشمیر جوں ان کی دوستی نے مجھے دولت ملے مالا ملی کیا۔
اور مولانا حافظ عبدالقدیر صاحب مولانا عرفان اللہ شاہ نورانی مولانا سید عیادت علی مرتاج
تھانوی کے متعلق ان کو فراموش نہیں کر سکتا کیونکہ ان حضرات نے اپنا قیمتی وقت دے کر مرتب
میں رہنمائی فرمائی۔ درمیان طالب سید خواجہ عمر الدین اشرفی
۱۴ رگت ظلال ام ہر صفر المظفر ۱۴۱۲ھ

جواہر ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و التسلیم کو اپنی اولاد و والدین جان مال کیلئے تمام حقوق میں سب سے زیادہ محبوب رکھے اور یہی حکم رب عز و جل ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ أَحِبُّونَ آبَاءَكُمْ وَأَبْنَاؤَكُمْ وَآخِوَائَكُمْ وَأَزْوَاجَكُمْ وَآخِوَائِكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ فَأَقْرَبُكُمْ هِيَ فَمَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْرُبُوهَا وَتَعْتَدُونَ كَذِبًا

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ يَتَّخِذُ اللَّهُ بِلِقَائِهِمْ عَذَابًا عَظِيمًا

سورہ قمر آیت نمبر ۲۴ (۱۰)

اگر حضور علیہ السلام نے بھی اپنی امت پر آپ کی محبت کو لازم قرار دیا چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے کہ۔

لَنْ يُؤْمِنَ مَنْ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی جان سے زیادہ

محبوب نہ ہوں۔

اور ایک حدیث میں فرماں نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ

وَلِجَارِهِ وَآلِهِ

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے باپ بیٹے اور

تمام گھرانے سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

ارشاد مجدد الف ثانی

آپ رسول اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت کی علامت و نشانی آپ کے رفیقوں کے ساتھ کمال بیغ و عداوت رکھنا ہے۔ محبت میں کسی کی گنجائش نہیں۔ محبت محبوب کا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اسکی مخالفت کی تاب نہیں رکھتا اور محبوب کے مخالفوں کے ساتھ کسی طرح بھی صلہ رشتہ نہیں کر سکتا اور مختلف طبیعتی ایک جگہ جمع نہیں کر سکتیں۔ جس قدر کہ محال و ناممکن کہنا گئے ہیں ایک کے ساتھ محبت دوسرے کی عداوت کو تسلیم ہے اچھی طرح خود کو گنا چاہئے۔
 (مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ
 حصہ سوم دفتر اول جلد ۱ ص ۹۲)

ارشاد امام اہل سنت

ایمان کے حقیقی اور واقعی ہونے کو دو باتیں ضروری ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہاں پر تقدیم تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کیسے ہی عقیدہ ہے کیسی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے اساتذہ تمہارے پیروں تمہارے بھائی تمہاری اولاد تمہارے احباب تمہارے بیٹے تمہارے اصحاب تمہارے بھائی تمہارے حافظ تمہارے عقیدہ تمہارے اعطاء وغیرہ وغیرہ کے باشندے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں تو اہل تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ خود ان سے الگ ہو جاؤ ورنہ اسے کھس کی طرح نکال پھینک دو۔ ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ پھر تم اپنے رشتے ملائے دوستی الفت کا پاس کرو۔ نہ اسکی مولویت مشیخت بزرگی فضیلت کو خاطر میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا غلامی کی بنیاد پر تھا۔ جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر میں اس سے کیا علاقہ رہا۔
 (تہذیب ایان آیات قرآن ص ۵ از امام اہل سنت احمد رضا علیہ الرحمہ)

گستاخ رسول کی سزا

حالت نشہ میں :- اگر کوئی شخص حالت نشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گستاخی دیا تو اسکے بارے میں حضرت ابوالحسن ثانی علیہ الرحمہ نے فتویٰ دیا کہ اس کو قتل کیا جائے گا کیونکہ یہ سزا فحشہ کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتی، اسلئے کہ نشہ تو اس کے خود اختیار کیا۔

زہر بان کی لغزش :- امام محمد بن ابی زید سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کے ساتھ گستاخی کرنے میں زبان کی لغزش کا عذر نہیں سنا جائے گا، اور یہ بھی واجب القتل ہے۔
 نعلین شریف کی توبہ :- اگر کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریف کی بھی توبہ نہیں کیا تو واجب القتل ہے۔

گستاخ کی توبہ :- اگر کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مباحثہ گستاخی کرنے کے بعد توبہ بھی کرنے کی وجہ سے واجب القتل ہے۔ حضرت سیدنا امام الکملؑ کے نزدیک یہ توبہ قابل قبول نہیں۔

سزا کی وجہ :- امام سیدنا قاضی میاض لکھتے ہیں کہ توبہ کرنے کے بعد بھی گستاخ واجب القتل ہے کیونکہ یہ سزا کفر کی وجہ سے نہیں حد شرعی کے تحت ہوگی۔

توبہ نہ کرنے پر :- اگر کوئی مسلمان آپ کی شان اقدس میں گستاخی کے بعد توبہ کے مطالبہ پر توبہ نہ انکار کرے و قتل کرنے کے بعد اس کو غسل دیا جائے گا نہ اسکے جنازہ کی نماز پڑھی جائیگی نہ کفن دیا جائے گا نہ اس کا ستر چھپایا جائے گا نہ ایک کافر کی طرح صرف من میں دبا دیا جائیگا۔
 کافر کی توبہ :- اگر کوئی کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی پھر توبہ کر کے اسلام قبول کرے تو اسلام قبول کرنا اسکے حق کو ساقط نہیں کرے گا، اسکی مثال اس طرح ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرنے سے پہلے کسی عورت پر زنا کا الزام لگائے تو جس طرح اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان جرموں کی سزا ساقط نہیں ہوتی، کیونکہ نہ حد شرعی ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں واجب ہم مسلمان کی توبہ قبول نہیں کرتے تو کافر کی توبہ بدرجہ اولیٰ قبول نہیں کریں گے۔ (الشفار بترغیب حقیقہ) صلی اللہ علیہ وسلم امام ابوالفضل سیدنا قاضی میاض رحمۃ اللہ علیہ علیہ السلام اور دوسرے علماء کرام کے نزدیک واجب القتل ہے۔

گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ناپاک کردار ادراں کا عبرت ناک انجام

ابوہلب وہیہ بد بخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبد اللہ اور ابوہلب دونوں حقیقی بھائی تھے نیز یہ بنی ہاشم کا رئیس تھا اور حضور علیہ السلام کا یہ پڑوسی بھی تھا۔ دنیا نے عرب کا زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اپنے قبیلہ کا کوئی بھی فرد غلطی کرتا تو اہل قبیلہ ہونے کی وجہ سے تمام قبیلہ والے اس کی حمایت کرتے مگر یہ بد بخت یعنی ابوہلب ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرنے کے بجائے ہر روز ایک نئی شہادت کا منصوبہ تیار کرتا۔ حضور جب کا شانہ اقدس میں مصروف عبادت ہوتے تو یہ ملعون مردہ جانوروں کی بدبودار اوجھ گلی شہری آنتیں اٹھا کر لاتا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینک دیتا اور گھر کے آگن میں کوڑا کرکٹ ڈالتا۔ اور اس نے اپنے دونوں لڑکوں کو ایک مرتبہ بلایا اور ان سے کہا تمہارے نکاح میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صاحبزادیاں ہیں انہیں طلاق دے دو نہیں دو گے تو تمہاری میری بول چال، لین دین، آنا جانا ہمیشہ کے لئے بد ہو جائیگا۔ اور تم لوگ میرا نہ بھی نہیں دیکھ سکو گے۔ چنانچہ دونوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صاحبزادیوں کو چھوڑ دیا۔

ابوہلب ملعون کی بد باطنی کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے، اعلان نبوت کے ساتویں سال نکاح کے حضور کے ساتھ اور حضور کے سارے خاندان بنی ہاشم

اور بنی مطلب کے ساتھ کل بائیکاٹ ہوا اعلان کیا تو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے
 افراد بھی جنہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا اور جو اسلام قبول کر چکے تھے
 حضورؐ کے اہل قبیلہ ہونے کے باعث خصب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ لیکن
 بد محنت ہاشمی اور وہ بھی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا ہونے کے باوجود
 حضورؐ کی اور تمام اہل قبیلہ کی مخالفت اور اس وقت کفار مکہ کا ساتھ دیا۔

اور جب خداوند قدوس نے حضور بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر
 آیت کریمہ نازل فرمائی **وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ** (سورہ شعراء)

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے تو اس ارشاد
 الہی کی تعمیل میں حضورؐ کو وہ صفا پر کھڑے ہو کر مشرکین مکہ کو تو حید کا درس دے دے اور
 اللہ کے عذاب سے ڈرائے اس وقت ابولہب انگلی اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے گستاخی کی
 کہ اس کی یہ حرکت رب العزت کو بہت ناگوار گذرے گی اور اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا
 مبارک کے تشریف کے بعد یزیدؓ کے باعث بدر کا جنگ میں شریک نہ ہوا۔ لیکن
 ہر کی عبرتناک شکست پہ ابھی صروت ایک ہفتہ ہی گذرا تھا کہ اس کے جسم پر ایک
 زہریلا پھوٹا نمود لڑھا جو چند دنوں میں اس کے تمام جسم پر پھیل گیا ہر جگہ سے
 بدبو دار پیپ بہنے لگا اور اس کا گوشت کھا لیا کہ جسم سے جدا ہونے لگا۔ اس کے
 بیٹوں نے جب دیکھا کہ اس سے ایک متعدی مرض پھیل رہا ہے تو انہوں نے اس کو
 گھر سے باہر نکال دیا اور تڑپتے تڑپتے اس نے جان دی۔ اب بھی اس کی لاش کو
 ٹھکانے لگانے کے لئے کوئی عزیز اس کے قریب نہ گیا۔ تین دن تک اس کی لاش
 پڑی رہی جب اس کی تعفن اور بدبو سے لوگ تنگ آ گئے اور اس کے بیٹوں کو تصور
 تھا کہ سننے لگے تب ان لوگوں نے چند جشتی غلاموں کو اس کی لاش ٹھکانے لگانے
 پر مقرر کیا اور ان کے ذریعہ ایک گڑھے میں لکڑیوں سے اچھال کر اس کی لاش کو ڈال دیا

اور اوپر سے مٹی ڈال دی۔ اتنے بڑے سہرہ دار کا یہ حشر ہوا یہ اللہ رب العزت
ہی کا عذاب نہیں تو اور کیا ہے ؟ اولاد اپنے باپ کو اس طرح گھر سے بے گھر کرنے
اور لاش کو لگنے سترنے کیلئے چھوڑ دیے کا ایسا منظر یہ زمین پر اور آسمان کے
نیچے اس سے قیل کبھی ہو رہا ہے اور نہ ہوگا۔

(سورہ لہب تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۱۱ جلد ۱)

عقبتہ بن ابولہب :- یہ ابولہب کا حقیقی بیٹا تھا۔ ابولہب نے جب
عقبہ سے کہا مہاجر اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لڑکی کو طلاق دے دے۔ میں
تیری شادی قریش کی، خوبصورت ترین لڑکی سے کر دوں گا۔ عقبہ اس لالچ کا
شکار ہو گیا اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کو جانب تھوک دیا اور گندے الفاظ سے آپ سے مخاطب ہوا۔ اس گستاخی کی حرکت
پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رنجیدہ ہوئے اور انکے لئے یہ دعا کی کہ
”اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے“

ابولہب جب سنا کہ اس کے بیٹے کو حضور نے عذاب الہی کی خبر دی ہے تو
سمت پریشان ہوا اور باپ بیٹے کو تعین ہو گیا کہ ایک دن عذاب الہی نازل ہو کر
سبے گا۔ چنانچہ اسی خوف کی وجہ سے تجارت میں اس کو لے جانا بند کر دیا گیا۔
کافی وقت گزرنے کے بعد ایک مرتبہ ملک شام کو ایک قافلہ کے ساتھ یہ دونوں
بد بخت روانہ ہوئے اور شب بصری کے لئے ایک مقام پر قیام کیا اور عقبہ کی
خفاقت کے لئے ابولہب نے ہر قسم کا انتظام کیا مگر رات میں جب تمام اہل قافلہ
سو گئے ایک شیر آیا اور ہر ایک کو سونگتا ہوا اس منہوس کک پہنچا اور اسے پھاڑ ڈالا
لیکن نہ اس کا ناپاک خون پیا اور نہ اس کا پید گوشت کھایا۔

(تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۱۱ جلد ۱ سیرت رسول عربی ص ۱۱۱)

ام جیسک :- یہ عورت ابولہب کی بیوی تھی اس کا اصرار تھا کہ وہ
 تھا اور یہ جھنگی د آنکھ دبا کر دیکھنے والی تھی۔ اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کی عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اسلام دشمنی میں یہ طعون اپنے منہ سے شہر
 سے کسی طرح پیچھے نہ تھی۔ اس کا مشغلہ یہ تھا کہ دن کے وقت جھنگی میں لگی جاتی
 خاردار لکڑیاں چٹنی اور گٹا بنا کر اٹھلاتی اور رات کے وقت اس راستہ میں ڈالتی
 جس سے گزر کر حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ناز فخر کے لئے اپنے پروردگار کی جانب
 میں سجدہ دینا ہوتے کے لئے حرم شریف کی جانب تشریف لے جاتے۔ جب
 سورہ لباب نازل ہوئی تو یہ بد بخت ہاتھوں میں پتھر لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
 تلاش میں نکل اور بڑبڑلانے لگی کہ آپ جہاں بھی طیس گئے پتھروں سے خبر لیں گی اللہ
 حرم شریف میں داخل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس تھے۔ حضرت
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا یا رسول اللہ! ام جیسک
 آ رہی ہے اور یہ ضرور کوئی خباثت کہے گی۔ حضور نے فرمایا "وہ مجھے نہ دیکھ
 سکے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ قریب آ کر حضور علیہ السلام کو نہ دیکھ سکی اور
 بڑبڑاتے ہوئے واپس ہو گئی۔ یہ طعون اپنے گھسے میں جو امیرات کا گراں بہا بار پہنچتی
 تھی اور لوگوں سے کہتی لالت و فیزی کی قسم میں موتیوں کی اس بیش قیمت ہار کو
 فروخت کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں خرچ کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ
 نے ارشاد فرمایا "جیس آگ میں اس کا گندلخ خاندہ جلایا جائے گا اسی آگ میں
 وہ بھی جھونکی جاتے گی اور اس کی بیوی یعنی ام جیس کی اکثری بچل کر وہیں
 آج بڑا قیمتی ہار ہے، ہم ٹوٹنے کی رس ڈال کر اسے جہنم کی آگ میں گھسیٹیکے جو ستون
 لمبی ہوگی۔ الغرض یہ تو آخرت کا عذاب ہو گا۔ مگر دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کو
 بے ترشاک موت سے روز چار کیا۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ حبیب رسول

خاردار کھڑیوں کا گنا سدر اٹھا لے ہوئے آ رہی تھی وہ گنا موچ کی رسی میں بندھا ہوا تھا (موچ ایک قسم کی ٹکھا سب سے جس سے رسی بناتے ہیں) ام جیل تک کہ ایک مقام پر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی ٹکھا پیچھے سرک گیا اور رسی سے اس کا دم گٹھ گیا اور وہ مر گئی۔

(سورہ یوسف تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۱۱)

ابو جہل عمرو بن ہشام ۱۔ یہ مشہور دشمن رسول ہے۔ اس کا محبوب شعلہ محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کے لئے نئے نئے منصوبے تیار کرنا اور ہر حال میں آپ کو تکلیف دینا تھا اس ملعون کی موت اس قدر غیر متناکب ہے کہ اس کو کھسک کر گھٹانے ہلاک کیا اور اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر میں میں شریک تھا اور میرے دائیں بائیں دو لشکر کے کھڑے تھے ایک نے بازدارانہ انداز میں مجھ سے دریافت کیا چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے ان سے کہا کیوں جیتے تم کہ ابو جہل سے کیا کام ہے۔ لشکر میں نے جواب دیا کہ ہم نے،

قسم کھائی ہے مرنے تک یا اریگے ناری کو
سننا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کا جہاد دیکھ کر میں حیرت کرنے لگا ابو جہل کی نسا نہ مری کر رہی۔ یہ دونوں لشکروں کے نہایت تیزی سے اپنے قدم اس ملعون کی جانب بڑھ گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کام تمام ہو کر دے جا گئے ختم ہونے کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بلے کہ جب ابو جہل ملعون کی لاش دیکھتے پہنچے تو لاش کا عاب اشارہ کر کے فرمایا کہ۔

” اور جہل اس زمانہ کا فرعون ہے “

پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ملعون کا سر کاٹ کر تاجدار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں ڈال دیا۔

در بخاری شریف، دلائل النبوة جلد ۱ ص ۱۷۱ اخذ سیرت الصقۃ

کعب بن اشرف ۱:- یہ ایک دولت مند یہودی تھا۔ یہودی علماء

اللہ یہود کے مذہبی پیشواؤں کو اپنے خزانے سے تنخواہ دیتا تھا۔ دولت کے ساتھ

شاعری میں بھی بہت کمال رکھتا تھا۔ جس کی وجہ سے نہ صرف یہودی بلکہ تمام قبائل

عرب پر اس کا ایک خاص اثر تھا۔ یہ ملعون کبر رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

نعت و ادوات تھی۔ جنگ میں مسلمانوں کی فتح اور سردارانِ قریش کے تکرار

جانے سے اسکو انتہائی رنج و صدمہ ہوا۔ چنانچہ یہ کفار ابنِ قریش کی تعزیت کیلئے

کو کمر بستہ کیا اور کفار ابنِ قریش کا جو جہ میں ہلاک ہوئے تھے ایسا پودہ درختہ لکھا کہ

سامعین میں صعب اتم بر یا ہوئی اس مرثیہ کو سننا سننا کہ خود بھی ناز زار رہتا تھا

اور سامعین کو بھی رلاتا تھا۔ کہ میں دیکھ کر سردارانِ قریش سے ملا اور مسلمانوں کے خلاف

ابھی جنگ پر اکسایا اور یہ ملعون غلات کچل کر کفار ابنِ قریش سے حلف لیا کہ مسلمانوں

سے جنگ بدر کا بدلہ لیا جائے پھر کہ سے دینہ طیبہ لوٹ کر آیا اور حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ہجو لکھ کر طرح طرح کی گستاخیاں اور بے ایمانی کرنے

لگا۔ اسی پر نبیؐ نے کہا کہ آپ کو چپکے شہید کرنے کا قصد کیا۔ جب اس کی

شہادت میں حد سے بڑھنے لگی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ بہا العزت

کی بارگاہ میں دعا کی کہ ” اے اشرف کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ میں طرح توچا ہے “

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ہلاک کرنے کا حکم دیا اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ

کو حکم دیا کہ گچھوگوں کو اسکے قتل کرنے کے لئے بھیجو۔ ایک روایت میں ہے کہ
 حضرت علیہ السلام نے فرمایا: "کون ہے تم میں سے جو ابن اشعث کو ہلاک کرے
 کیونکہ اس کی مددوت ہم پر خوب ظاہر ہو چکی ہے اور وہ ہماری اور مسلمانوں کی
 برائیاں کرتا ہے اور وہ مشرکوں کو ابھارتا اور جنگ پر مجتمع کرتا ہے۔ اور
 اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اس کے بعد حضور اکرم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

الَّذِي تَرَىٰ إِلَىٰ الْغَيْثِ أَتَىٰ فَأَنْصَبُوا مِنَ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ
 بِالْحَبِيبِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هُؤُلَاءِ
 أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
 وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ يَجْعَلَ لَهُ نَصِيبًا (سورہ نسا)

ترجمہ: کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن کو توریت کا کچھ حصہ ملا وہ
 نفس اور شیطان کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں سے کہتے ہیں جنہوں نے کفر
 کیا کہ یہ لوگ ایمان داروں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ
 لعنت بھیجتا ہے اور جس پر اللہ کی لعنت ہو تو اس کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد
 بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے اس کے قتل کی
 بابت مشورہ کیا چنانچہ مزید چار صحابہ اس کے ساتھ اس مہم پر روانہ ہوئے جس میں
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے
 اور ان کے علاوہ دیگر تین صحابہ کے نام یہ ہیں۔ عباد بن کثیر، عمارت بن اوس
 اور ابو عیسیٰ بن جبر رضی اللہ عنہم ہیں۔

ہماری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرنے
 کے لئے تیار ہے، کیونکہ اس نے خدا اور اس کے رسول کو ایذا میں پہنچائی ہے تو
 اس وقت حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ
 پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے ہلاک کروں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور
 حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کیا اگر اس کے قتل میں حیلہ جوئی کی جائے اور اسے قریب
 دیا جائے اور ایسی باتیں اس سے کی جائیں جو نظا ہر آپ کی شکایت معلوم ہو حضرت
 نے فرمایا جو چاہو کہو اور اسے جس طرح چاہو قتل کرو۔ اس اجازت کے بعد حضرت
 محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کے ساتھ کعب بن اشرف کے پاس روانہ ہوئے
 اور حضور علیہ السلام کے خلاف اس کے سامنے چند باتیں کہیں اور اس کو باغیوں میں
 لے گئے اور آیتہ ایتہ احمد سے دوستی بڑھائے۔ اور ایک مرتبہ رات کے وقت
 اسی کے مکان پر آئے اور اس کو آواز دیئے یہ اپنے مکان کے اوپری منزل میں
 رہتا تھا اور اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، کعب بن اشرف جب ان صحابہ کرام
 کی آواز سنا تو فوج اپنے آپ کے آگے لگا اس کی بیوی نے نہ یافت کیا کہاں جا رہے ہو
 اس نے جواب دیا میرا ضامی بھائی آیا ہے۔ کعب کی بیوی نے کہا میں مرد کی آواز
 سے خون شپک رہا ہے۔ ایک روایت میں ہے اس نے کہا میں شہزادی آواز کہہ رہی ہوں
 ہوں اور اس کو گھر سے باہر نکلنے سے بہت روکا مگر یہ بیوی کی ایک نہ سنی اند گھر سے
 باہر آیا۔ صحابہ کرام نے منصوبہ بنایا تھا کہ اس کو کسی طرح ہم میں سے ایک باتوں میں
 معرکتہ کر دے اور دوسرا اس کی زبان سے جھوٹا کہہ دے۔ جب یہ طعون باہر
 آیا تو منصوبہ کے مطابق حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تمہارے
 سرے جو خوشبو آ رہی ہے ایسی خوشبو میں نے آج تک نہیں سونگھی۔ کعب نے
 حجاب دیا میں نے غریب کی اس لورت سے نکاح کیا ہے جو خوشبو کی بہت پسند کرتی ہے

اور وہ تمام عورتوں میں بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ اسکے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارے سر کی خوبصورتی کو جو گھٹوں پر اس نے کہا ضرور سونگھوں انہوں نے اس کے بالوں کو پکڑ کر سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر چھوڑ دیا۔ دوسری مرتبہ پھر سونگھا اور بالوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا اس دشمن خدا کی گردن اڑا دو۔ اور خدا دیکھ صحابہ کرام نے اس ملعون کے ناپاک سر کو تاپاک جسم سے جدا کر دیا اور عینہ طیبہ پہنچ کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں اس ملعون کا سر ڈال دیا۔ یہ پہلا گستاخ ہے جو گستاخی کی سزا پایا۔ حضور علیہ السلام نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور اس مہم میں صحابہ کرام کی آپس میں ایک دوسرے کی تلواریں چھنے سے حضرت حارث بن اوس رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم پر لعاب دہن شریف لگائے اور زخم فوراً ٹھیک ہو گیا۔ (درجات النبوة جلد ۱ ص ۱۸۷)

ابورافع :- ابورافع کا اصلی نام عبد اللہ تھا اور یہ ابی الحقیق بھی کہلاتا تھا۔ پیشہ کے اعتبار سے یہ تاجر تھا۔ یہ شخص حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ایذا پہنچانے میں مشغول رہتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکوں کو جنگی سامان کی اعانت کرتا تھا۔ جب کعب بن اشرف کاتب قبیلہ اوس کے جانباز صحابہ کرام نے انہیں دیر تو قبیلہ خزرج کے جاتشاروں میں بھی بلولہ پیدا ہوا کہ ہم بھی کعب بن اشرف کی طرح سی دشمن دین کا قتل کر کے مجذوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کعب ہونے کا ثبوت دیں گے چنانچہ ابی خزرج بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس دشمن رسول کے قتل کرنے کی اجازت طلب کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی اور ابی خزرج اپنی ایک جماعت اس کام

کے لئے مقرر کردی ابراہیم حاجت کے امیر حضرت عبداللہ بن عقیق رضی اللہ
معتد رہے۔

اور رافع جوان کے ایک قلعہ میں رہتا تھا حضرت عبداللہ بن عقیق رضی اللہ
قلعہ کے قریب پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگ اس جگہ قیام کرو میں
قلعہ کے دربان سے میل جول کر کے تمہیں ضرورت پڑنے پر اپنے ساتھ
لے جاؤں گا۔ اور آپ ایک دیہاتی کا روپ بنا کر قلعہ کے قریب اس طرح
بیٹھ گئے جیسے قضاے حاجت کے لئے بیٹھتے ہیں۔ آپ نے ایسا روپ
ڈھال لیا تھا جسے اس قلعہ کے باشندے ہیں۔ یہ وقت قلعہ کے دروازے
بند ہونے کا تھا۔ جب دربان کی نظر حضرت عبداللہ بن عقیق رضی اللہ عنہ
پر پڑی تو اس نے آواز دی ^{اور بندہ خدا اگر تیرا چاہتا ہے تو جلدی آ}
کیونکہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں میں فوراً موقع سے فائدہ اٹھا کر قلعہ میں
داخل ہو گیا اور ایسی جگہ چھپ کر بیٹھ گیا جہاں گدھے بندھے ہوئے تھے
رات کا ایک حصہ گزرنے کے بعد قلعہ میں سسنان اور مٹو کا عالم طاری ہو گیا
اور میں نے دربان کو دیکھا کہ دروازہ کی چابی طاقتور میں رکھ کر سوئے کیلئے
چلا گیا ہے میں اٹھا اور چابی لے کر قلعہ کا بیرونی دروازہ کھول دیا میں نے ایسا
اسے کیا کہ اگر بالفرض قلعہ والوں کو میری موجودگی کی خبر ہو جائے اور میرا پھپلا
کریں تو میں آسانی سے قلعہ کے باہر جا سکوں اس کے بعد میں نے بالآخر کی
جانب اور رافع کی جستجو میں چلا اور مختلف دروازوں سے گزرتا گیا۔ اور ہر
دروازے سے جس سے میرا گذر ہوا اس کو میں اندر سے بند کر تا گیا تاکہ اگر کسی کو
میری آہٹ محسوس ہو جائے تو وہ مجھ تک نہ پہنچ سکے یہاں تک کہ میں اس
کمرہ تک پہنچ گیا جہاں اور رافع کا کمرہ واقع تھا۔ میں نے اسے دیکھا کہ وہ چند

لوگوں کے درمیان موجود ہے اور قصہ خواں اسے قصہ شمارتا ہے۔ (نقاری شریف کی حدیث میں ہے کہ وہ انسانہ سینے لامادی تھا اور ہر رات انسانہ سن کر سوتا تھا) میں کچھ دیر انتظار کیا۔ جب وہ اس مشغلہ سے فارغ ہو کر سونے کیلئے چلا گیا میں بھی اس کے کمرے تک پہنچا اور یہ کمرے میں اندھیرا لگے کے اپنے اہل و عیال کے درمیان جب سو گیا میں کمرے میں داخل ہوا میرے لئے یہ جاننا دشوار تھا کہ وہ کمرے کے کس گوشہ میں سو رہا ہے؟ اس وقت اندھیرے میں میں نے آواز دی البورافع! البورافع! وہ میری آواز پر جاگ اٹھا اور کہنے لگا کون ہے؟ پھر میں نے اس کی آواز کی طرف تلیار چلائی میرا یہ وار خانی گیا۔ البورافع چنچنے لگا اند میں فورا کمرہ سے باہر آگیا۔ کچھ دیر بعد میں اس کے کمرہ میں آواز بدل کر داخل ہوا گویا میں اس کی اندر کمرے آگیا ہوں۔ میں نے کہا البورافع یہ تم کیوں چنچ رہے ہو؟ اس نے کہا تیری ماں پر افیس ہو کوئی شخص گھر میں ہے اور مجھے قتل کرنے کے لئے اس نے حملہ بھی کیا ہے، اس مرتبہ میں بغیر اس کی آواز کی جانب توجہ نہ دی اور اپنی توار کی نوک آہستہ سے قریب جا کر اس کے پیٹ میں گھونپ دی اور اتنا زور دیا کہ اس کے پشت سے باہر ہو گئی۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ہلاک ہو گیا اس کمرہ سے ہوتے ہوئے باہر آیا۔ جلدی سے اپنا قدم بڑھایا۔ چاندنی رات تھی میں خیال کیا کہ زمین سے گھر میں بندی سے نیچے گر پڑا اور میرا پاؤں ٹوٹ گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے ٹوٹی ٹانگ میں اپنی دستار باندھی اور ایک پاؤں سے کودتا ہوا اپنے ساتھیوں سے جا کر مل گیا۔ اس وقت تک وہاں مقام کے جب تک ہم قلعہ کے باہر سے رونے پٹینے اور تالہ و شیوں کرنے کی آوازیں نہ سنیں ہم نے سنا لوگ کہہ رہے تھے کہ البورافع مار گیا۔ پھر میرے ساتھی مجھے افکار مرزہ مند، میں حضور کی خدمت میں لائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام واقعہ سناتے

قرآن کے بعد بہت خوش ہوئے اور فرمایا "آے عبداللہ مبارک ہو" اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست رحمت میری ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر پھیرا وہ اسی وقت ٹیک ہو گئی اور میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔
(درج النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۹۱)

عمر بن حجاج : عمر بن حجاج قبیلہ بنو نضیر سے تعلق رکھتا تھا اور یہ نہایت شریر النفس تھا۔ اس نے ایک مرتبہ سرحد طائف صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مکان کے نیچے بلا کر ادھر سے کوئی ذریعہ چن کر آکر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منصوبہ کا علم ہو گیا اور اس بد نیت کی یہ سازش نام کام ہو گئی۔ تاہم آپ نے عمر بن حجاج کی اس ناپاک حرکت کو بہت محسوس فرمایا۔ یہ عمر بن حجاج کی شخصیت تھی یا مین بن عمر رضی اللہ عنہ کا چچا زاد بھائی تھا حضرت یامین رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد ایک دن محبوب ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یامین رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"یامین تم نے اپنے بھائی کی حرکت رکھی اور وہ مجھے رسول کے سے ہلاک کر رہا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین (علیہ السلام) کے ذریعہ مجھے اس کے عزم بد سے آگاہ کر دیا"

حضرت یامین رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد میں کہ جوش غضب سے متاثر ہو گئے اسی وقت اٹھے اور عمر بن حجاج کی ٹانگ میں رہنے لگے ایک دن موقع مل گیا اور چھٹ کر اس ملعون کا کام تمام کر دیا۔

(سرور کائنات کے چچا پر مہلکہ ۶۵۲ھ از مولانا طالب اشرفی مدظلہ)
ابن خطل :- ابن خطل کا نام عبدالغزالی تھا۔ عام الفتح سے قبل مدینہ منورہ آیا مسلمان ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام تبدیل کر کے عبداللہ رکھے۔ بعض روایتیں

میں آیا ہے کہ یہ وحی کی کتابت بھی کرتا تھا۔ اس کو ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اس کے قبیلہ میں بھیجے تو یہ بد بخت دباں جا کر مرتد ہو گیا اور وہ قہ کے جائیزوں کو لیکر کرمہ بھاگ گیا اور اپنی قریش سے کہنے لگا کہ کوئی دین تمہارے آباؤی دین سے بہتر نہیں ہے۔ اور اس کے بعد شب و روز اسلام کے خلاف مصروف رہا۔ فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ میں پناہ دیا اور خلاف کعبہ سے لپٹ گیا۔ ایک صوفی نے دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں غفل خانہ کعبہ میں پناہ لیا ہے اور خلاف سے لپٹ گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن یعنی فتح مکہ کے دن اپنی جان کے بیشمار دشمنوں کو معاف کر دئے مگر اس زلیل شخص کے بارے میں فرمایا اسے قتل کر دو۔ حسب الحکم اس ظالم کو خانہ کعبہ میں قتل کر دیا گیا۔ (مدارج النبوة جلد دوم ص ۹۶۴)

اسود بن مطلب، عاص بن وائل،

ولید بن مغیرہ اور امیہ الطاطلہ یہ چار

حضرت جبریل علیہ السلام کا انتقام

یہ بخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی اڑستے جب ان کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں تو ایک دن حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں میں آکر کھڑے ہو گئے اور اس وقت یہ تمام بد بخت طواف کعبہ میں مصروف تھے۔ سب سے پہلے ولید بن مغیرہ حضرت جبریل علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو حضرت جبریلؑ ولید بن مغیرہ کے ایک پرانے زخم پر نظر غضب ڈالی (حالانکہ یہ زخم کسی وقت تیرے سوا تھا اور اب بالکل مندمل ہو گیا تھا) تو یہ زخم فوراً تازہ ہو گیا اور اس سے خون بہنے لگا۔ یہ لعین اس درد کی تاب نہ لاسکا وہیں ہلاک ہو گیا۔

اس کے بعد عاص بن وائل کے بھی ایک قدیم زخم پر حضرت جبریلؑ امین نے نگاہ غضب ڈالی تو وہ بھی تازہ ہو گیا اور یہ منحوس بھی وہیں ہلاک ہو گیا۔ پھر

اسود میں مطلب کے چہرہ پر آپ نے ایک مسنبتہ رکھ کر دبا ہے جس سے وہ اندھا ہو گیا۔ بعد ازاں ابی اللہ طلحہ کے پاس گئے اور اس کے سر کی طرف ٹکا غضب فرمایا تو اس پر بخت کے دماغ سے بھیا بھینے لگا۔ حق تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی: **اَنَا كَفَيْتُكَ الْمُسْتَقْمِينَ** "میں تمہارے آپ سے تمہارے والدین کا کام تمام کر دیا۔ (شواہد النبوت ص ۱۸۱)

حکم بن ابی العاص :- یہ بخت حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے حد درجہ بغض رکھتا تھا۔ جب حضور گھر سے باہر کہیں تشریف لے جاتے یہ آپ کے پیچھے پیچھے جاتا اور عجیب و غریب اپنی صورت بنا کر نور نبوت کے خلاف تازیبا حرکات کرتا ایک مرتبہ آپ نے اسکو اس حرکت میں مشغول پایا اور فرمایا تو ایسا ہی ہو جا یا یہ ملعون اسی جگہ قہقہہ مچا کر اس کے جسم پر دھڑکھڑکائی ہو گیا۔ (شواہد النبوت ص ۱۸۱)

ایک منکر کا انجام :- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص بایں ہاتھ سے کھانا کھانے آپ نے اسکو فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے غرور سے کہا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ چونکہ اس نے یہ الفاظ فرما دیے اور چھوٹ سے کچھ تھے۔ اسلئے آپ نے فرمایا خدا کرے تو ایسا ہی ہو چنانچہ اس کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ کئے اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ تک لیٹانے سے محروم ہو گیا۔ (مسلم شریف جلد ۱ ص ۱۸۱ باب آداب الطعام وغیرہ)

سیرت الصلوة ص ۱۸۱ از مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی مدظلہ العالی

نبی کا عذاب :- قیام بنی عامر نے شخصی بریت رسالت پناہ ملنے کے بعد اسلام کا انکار کیا اور اس قبیلہ سے دونوں جوانوں کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کرنے کے لئے روانہ کیا مگر ان دونوں نے حضور سے منسوب اس طرح بنایا کہ

ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گفتگو میں مصروف رکھے اور دوسرا اپنا کام کر دے۔
مغرب کے تحت یہ جب اہل کائنات میں حاضر ہوئے ایک نے گفتگو شروع کی ان
میں سے ایک کا نام عاتر اور دوسرے کا نام اربہ تھا۔ انہیں دیکھ کر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ ان کے شہ سے محفوظ رکھ۔ حضور کی دعا
کے بعد ان کی بہت نہیں ہوئی اور ناکام واپس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے عاتر کو
ظالموں سے ہلاک کیا اور اربہ پر بجلی گری یہ دونوں ہلاک ہوا۔

(شواہد النبوة ص ۱۵۹)

ایک عیسائی کا انجام ۱۔ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ
دینہ طیبہ میں ایک عیسائی رہتا تھا جب حوزن اپنی ازاں میں اشھد ان
محمد رسول اللہ کے دل نواز الفاظ کہتا تو یہ طعون جواب میں کہتا
بھڑا جلا یا جاتے :

چنانچہ ایک رات یہ سو رہا تھا کہ اچانک اس کے گھر میں آگ لگ گئی
جس میں وہ اور اس کا سارا کنبہ خاک ہو گیا۔ اس طعون کو اللہ تعالیٰ نے
تباہ کیا کہ جمیع ماکون بہ۔ (تفسیر فیہ القرآن جلد ۱ ص ۸۱) سورہ مائدہ

گستاخوں کی غفلت اور ہوشیاری
ہجرت کے نویں سال حضور
علیہ الفضل الصلوٰۃ والسلام نے
بنی کلاب کی طرف ایک وفد روانہ فرمایا اور اس کے ساتھ ایک مکتوب گرامی
میں دعوت اسلام کے لئے اس قبیلہ کے نام ارسال فرمایا۔ ان بد بختوں
نے مکتوب شریف کی عبارت کو دھوڑا لیا اور جس چمڑے پر یہ مکتوب شریف
تھا اسکو ایک چمڑے کے ڈول کے ساتھ سی دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا

”ما لهم اذهب الله عقولهم“ اس کے بعد اس قبیلہ کی عقل ماریت ہو گئی اور اس قدر خلط الکلام ہو گئے کہ ان کے باتوں کے مفہوم کی بھی ایک دوسرے کو سمجھ نہ رہی۔ (شواہد النبوة ص ۱۲۷)

ابن ہذلی مقام نخلہ میں رہتا تھا۔ اور حضور

صفیان بن ہذلی

صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت مجسمہ مانہ

سازشوں میں معروف رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ ابن ہذلی مجھ سے جنگ کرنے کے لئے لوگوں کو جمع کر رہا ہے وہ مقام نخلہ یا عثرہ میں ملے گا تم اس کو ہلاک کرو۔ حضرت عبداللہ بن انیس فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کی پہچان بیسیاٹھے تاکہ شناخت ہو جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ تم کو دیکھے گا تو لرزے کاٹنے لگے گا۔ میں اس مہم پر روانہ ہوا۔ اور جب میں نے اس کو اور اس نے مجھ کو دیکھا تو وہ ارشاد بتوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق لرزے کاٹنے لگا۔ میں کچھ دور اسکے ساتھ چلا اور جب اندازہ ہو گیا کہ میں اس پر آسانی سے قابو پا لوں گا تو میں نے تلوار سے اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ اور خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کو ہلاک کر دیا ہے اس پر حضور نے فرمایا ”خدا تمہیں سسر خرو کرے تم نے ٹھیک کام کیا۔“ اور اس کے بعد آپ نے ایک معاذ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو ضمانت فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ اس کو اپنے پاس رکھو قیامت کے دن میرے اور تمہارے درمیان نشانی ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اس معاذ کو اپنی تلوار کے ساتھ لاکر رکھ لیا اور جب آپ کا انتقال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق

اس کو آپ کے کفن میں رکھا گیا۔

خصائص الکبریٰ حصہ اول مسلمان ۱۲۲۱ از امام عادل الدین سیوطی علیہ الرحمہ

میدان اُحد میں لشکر اسلام کو پہلے پہل شکست ہوئی تو مشہور دشمن اسلام اُبی بن خلف گھوڑے پر سوار تھا۔ حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

”اے محمد! اگر تم آج مجھ سے بچ گئے تو اللہ تعالیٰ مجھے زندہ نہ رکھے۔“

علامہ ابن اسحاق علیہ الرحمہ کہتے ہیں مجھ سے صارع بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف نے بیان کیا۔ اُبی بن خلف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں ملا تھا آپ سے مخاطب ہو کر کہا تھا۔

”اے محمد! میرے پاس ایک گھوڑا ہے جس کو میں روزانہ خوب کھلاتا ہوں تاکہ اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کر دوں گا۔“

اس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”انشاء اللہ یہاں ہی تجھے قتل کر دوں گا۔“

چنانچہ میدان اُحد میں رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عاتق بن صہمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ اُبی بن خلف نے آپ پر حملہ کیا تو حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حضیر صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال بن گئے اور شہید ہو گئے۔ حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ایک نیزہ ملے کہ آپ اُبی بن خلف کی زرہ کے نیچے چھو بیٹے اور اس کی گزند پر چھوٹی سی خراشیں آئی اور خون رگوں میں جم گیا۔ زخمی ہو کر یہ معین اپنی گھوڑے کو ابھری لگا کہ اپنی قوم کی طرف بھاگا اور بیٹوں کی طرح پلانے لگا۔ اس کو دیکھ کر ابو سفیان نے کہا! تو ہلاک ہو یہ پیچ و پکار کس لئے کہہ رہا ہے

ملا لکھ دیجے مرنے کی موعینہ سی خراش آئی ہے یہ کوئی گہرا زخم نہیں ہے۔
 اپنی بھلا تو مرے : ہجے معلوم نہیں یہ کس کی ہارس ہے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
 کے فیروز سے زخمی ہوا ہوں اور آپ نے کہ میں ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا۔
 • عنقریب تو میرے ہاتھ سے ہلاک ہو گا :-

اب مجھے معلوم ہوا کہ میں ان کے اس ارکے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔ خدا کی قسم
 میرا درواگہ سارے جہاز کو تقسیم کر دیا جائے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔
 ہجے اس قدر تکلیف ہے۔ چنانچہ اس حالت میں چیتے چلتے واصل جہنم ہوا۔

و شواہد النبیۃ ص ۱۳۱ سیرت ابن ہشام

یہ مشہور دشمن اسلام ہے جو اسلام کے ابتدائی
امیہ بن خلف دور میں اعلان حق کہے والوں کو اذیتیں دیتا
 چنانچہ جب حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اسلام قبول فرماتے تو اس نے حضرت
 بلال کو اسلام سے نفرت میں جلنے کا حکم دیا اور آپ کے انکار پر غیظ و غضب
 سے دیوانہ ہو کر کہنے لگا۔

اچھا میں تم کو تمہاری بے دینی کا مزہ چکھاؤں گا اور دیکھوں گا کہ محمد
 اور محمد کا خدا تمہیں کیسے نجات دلاتا ہے۔

یہ کہہ کر اس ظالم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر عجز و ستم کا ایک لامتناہی
 سلسلہ شروع کر دیا جنگِ بدر میں جب یہ رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
 کے خلافت لڑنے آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نظر اس ظالم پر پڑی اور آپ نے
 اس کا پیچھا کیا۔ یہ نہ بخت حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف سے چٹ گیا۔ اور
 جان بچانے کی التجا کی۔ آپ کو رحم آگیا مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور چند انصاری
 صحابہ امیہ بن خلف پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے

ایسے ارشاد فرمایا تو زمین پر لیٹ جا اور وہ لیٹ گیا اور اس کو بچانے کے لئے حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اس کے اوپر لیٹ کر اس کو چھپانے لگے لیکن حضرت
جلال اور دیگر انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
کے پیروں کے اندر سے ہاتھ ڈال کر اس ملعون کو ہلاک کئے۔

وسیرت المصطفیٰ ص ۱۷۸ بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ ص ۳۰۸

اس وقت مروان بن الحکم بن ابی امیہ بن زید کی اولاد میں

اس وقت مروان

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں عیب جوئی کرنے میں گزرتے تھے۔ اور
آپ کی ہجو میں اشعار کہتی تھی اس کے گستاخانہ اشعار حضرت عمر بن عبد
الرحمن رضی اللہ عنہ نے ساعت فرمایا تو آپ کی حیثیت اسلامی نے آپ کو بغیر کر دیا
اور آپ نے عہد کر لیا کہ وہ اسکو اسکی حرکت کی سزا دے گا۔ ایک رات
آپ اس وقت اس کے مکان پر پہنچے جب تمام اہل خانہ سو رہے تھے۔ اسمار
بنت مروان اپنے شیرخوار لڑکے کو درجہ پلا رہی تھی حضرت عمر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ
لابتیا تھے اسے ہاتھ سے ٹٹول کر اس کے بچہ کو اس سے علیحدہ کیا اور عمار کی
رہار اس کے پسو پر رکھ کر دبانے لگی تھی کہ وہ جسم چیرتی ہوئی وہ سری جانب لگی
گئی۔ صبح صبح حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جلیک
لکھ دیکھ کے ملاقات ہوئی اور یہ ناز و فخر کا وقت تھا تو حضورؐ نے فرمایا
”عمر کیا تم نے بنت مروان کو قتل کر دیا ہے۔“

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناز و فخر کے بعد صحابہ سے مخاطب ہو کر ارشاد
فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ ایسے شخص کو دیکھو جس نے اللہ و رسول کے غائبانہ مدد

و حضرت کہے تو عمر بن عبدی کہہ دیجئے تو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعجب سے فرمایا یا رسول اللہ اس نابینا نے ؟
 حضور علیہ السلام نے فرمایا انہیں نابینا مت کہو یہ آنکھ دالے ہیں۔
 (مشوہ النبیۃ ص ۱۳۲)

یہ ایک صحابی کی بیوی تھی۔ اس کا نام ام ولد تھا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو سہرا بھلا کہا کرتی اس معونہ کو مستعد
 بار خنق سے اس صحابی رسول نے منع کیا لیکن وہ اس حرکت بد سے باز
 نہیں آئی۔ اسکے ساتھ ان کی محبت کا اندازہ انکے اس شعر سے ہوتا ہے۔
 علی منھا ابنان قبل الذی یبتیین اس سے میرے دو بچے موتی کی طرح تھے
 و کا بنت بنی رفیقہ اور وہ میسوری ہدم تھی۔

لیکن ایک رات وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلات کو اس
 کہہ رہی تھی اور اس کی بکواس وہ باہر سے آتے ہوئے سن لے واقعات تمام
 تعلقات اور محبت کو بھول گئے اور کھلارٹی سے اس کا پیٹ چاک کر دیا۔
 (دوسرہ صحابہ رسول ص ۱۳۱)

یہ یہودی عالم تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان
 ابوعامر نبوت سے قبل یہودی علماء سے نبی آخر الزماں
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ادھانت سنا کرتا تھا اور اسے ظلم تھا کہ نبی آخر الزماں
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہوگی۔

ابوعامر یہ بے بنیاد اختیار کر لیا اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو
 میں سرگن رہا اور لوگوں سے کہتا تھا کہ ابراہیمی یہودیوں اور نبی آخر الزماں
 صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر ہوں۔ ایک دن اعلان نبوت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آکر دریافت کی

کیا آپ نبی آخر الزماں ہیں؟ اور اسکی کیا نشانی آپ کے پاس ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں طاعت ابراہیمی پر پیدہ ہوں۔

ابو عامر کہنے لگا طاعت ابراہیمی کو دوسروں سے علامتے ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس دین کو روشنی تر بنا لایا ہوں

اور میری آمد سے قبل تم اور تمہارے ممالک میرے بارے میں کیا کہا کرتے تھے۔

ابو عامر نے کہا مگر تم وہ کہتے ہو

آپ سے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو۔

ابو عامر نے کہا: جھوٹے کو خدا تمہارا فریاد کرے لال دیبا ہے۔ (اس

طعن کا اشارہ ہجرت کی جانب تھا)

حضورؐ نے ارشاد فرمایا "ہاں" جھوٹے کو اللہ تعالیٰ ایسا ہی کہے گا چنانچہ

ابو عامر طعن چند دنوں بعد مکہ گیا اور مشرکین مکہ کا تابع ہو گیا۔ فتح مکہ کے بعد

طائف بھاگ گیا۔ جب اہل طائف حلقہ گنجش اسلام ہوئے تو وہ شام چلا

گیا اور محرمی و قہستانی اسانری کی زندگی گزارتے ہوئے ہلاک ہوا۔

(شواہد النبوة ص ۱۲۱)

شاہ کسریٰ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہنشاہ کسریٰ کے نام

دعوت اسلام کا پیغام حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے

ہاتھ سے روانہ فرمایا۔ اس مکتوب گرامی کو کسریٰ نے ٹھکراتے ٹھکراتے کر دیا۔ جب

حضور عالیہ السلام کو اس حرکت کا علم ہوا تو فرماتے۔

اس سے میرا مکتوب پارہ پارہ کیا خدا نے اس کے ملک و سلطنت کو بھی

ایسا ہی کر دیا۔

اس واقعہ کے تھوڑی دیر بعد کسریٰ پر خوف طاری ہو گیا۔ جب حضرت
عبداللہ بن مذاقمہ واپس ہوئے تو اس نے اپنے دربار کے تمام محافظوں سے
کہا کہ آئندہ میرے پاس کوئی عرب نہ آئے۔ اس کے بعد وہ اپنے خلوت گاہ
میں آیا جہاں کسی غیر کا گذر نہ ہوتا تھا۔ اچانک دیکھا کہ ایک عرب آدمی کھڑے
اور ہاتھ میں لاشیائیں لئے ہوئے کمرہ دروازے پر ہے۔

”ایمان نے آؤ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
کو ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔“

کسریٰ نے کہا تم جاؤ میں سوچ کر بتاؤں گا۔ یہ عرب اچانک غائب
ہو گیا۔ اس کے غائب ہونے کے بعد کسریٰ نے دوبارہ کے محافظوں کو بلا دیا اور
ان کی غفلت اور سستی پر انہیں سختی سے ڈانٹا اور بعض کو اس نعلی کی پاداش
میں قید کر دیا اور کہا میں نے تم سے اس قدر تاکید کی تھی مگر تم غفلت کئے اور
ایک عرب میرے کمرہ خاص میں داخل ہو گیا۔

محافظوں نے قسم کھائی کہا کہ ہم کسی کو بھی اندر آنے نہیں دے۔

دوسری مرتبہ بھی یہی عرب ہاتھ میں لاشیائیں لے کر کمرہ میں برآمد ہوا اور
لاشی اس کے سر پر مار کر کہا، تم ایمان لگاتے تو یہ ڈنڈا تمہارے سر پر مسلط نہ ہو
اور یہ لاشیائیں اس کے سر پر بکھرنے لگیں۔ تیسرے دن بھی یہ عرب اچانک کمرہ خاص
میں حاضر ہوا اور کہا جب تک تم ایمان نہیں لاتے تمہارے ساتھ یہ عمل جاری رہیگا
غیر یہ لاشیائیں لوٹ جائے اور اس کے سر پر لاشیائیں ماری اور یہ لاشیائیں لوٹ گئیں۔ اس
رات کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کا پیٹ چاک کر دیا۔

شراہ النبوة ص ۱۵۱

ایک مرتبہ کا انجام ۱۔ ایک نفرانی مسلمان ہو کر دوبار نبوت میں رجوع ہو گیا

سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ چکا تھا خوش خط و کتابت تھا اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی لکھنے کا خدمت اس کے سپرد فرمائی مگر یہ بد نصیب پھر کافر ہو گیا۔ اور کفار سے جا ملا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کبوا اس کیا کرتا تھا۔ ایک دن قہر الہی نے اس گستاخ کو اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ مر گیا۔ نعرانیوں نے اس کو دفن کیا۔ مگر زمین نے اس کی ناپاک لاش کو قبول نہیں کیا اور یہ لاش زمین سے باہر ہو گئی۔ نعرانیوں نے گہری سے گہری قبر کھود کر تین مرتبہ اس ملعون کو زمین میں دبا دیا۔ مگر ہر بار زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک دیا۔ چنانچہ نعرانیوں کو یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا لاش نہیں۔ اور اس بد بخت کی لاش زمین پر سترھنے لگنے کے لئے چھوڑ دیا۔

در سیرت المصطفیٰ ص ۲۹۹ بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ ص ۵۱۱ از علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی

عاص بن وائل سہمی
عاص بن وائل سہمی یعنی حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا باپ تھا۔ یہ محمد ان بد بختوں میں تھا جو آپ کی ذات ابرہات کے ساتھ استہزا اور تمسخر کیا کرتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صاحبزادے دنیا میں تشریف لائے کم عمری میں وفات پا گئے تو عاص بن وائل نے کہا۔ محمد تر ابرہہ میں ان کا کوئی دھوکا زندہ ہی نہیں رہتا۔ اس کو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَسَفُ۔ آپ کا دشمن ہی ابرہہ ہے۔

یعنی اے حبیب آپ کے نام پر اتنے لاکھوں اور کروڑوں ہیں۔ ہجرت کے ایک ماہ بعد کسی جانور نے عاص کے پیر کو لانا جس سے اس کا پیر اس قدر پھولا کہ اونٹ کی گھٹن کے برابر ہو گیا اس مرض ہی میں عاص ہلاک ہو گیا۔

در سیرت المصطفیٰ جلد ۱ ص ۵۱۱ از مولانا محمد ادریس صاحب

اسود بن عبد نفث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسود بن عبد نفث کے ماں کا لڑکا تھا۔ یہ بھی آپ کے غویترین

دشمنوں میں سے ہے۔ جب نقرہ اسلین کو دیکھتا تو یہ کہتا "یہی وہ لوگ ہیں جو
 روئے زمین کے بادشاہ بننے والے ہیں۔ جو کسریٰ کی سلطنت کے وارث
 ہونگے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو تمغرے کہتا آج آسمان سے
 کوئی نہیں رہی اور اس قسم کے بیہودہ کلمات کہتا۔ ایک دن حضرت جبریل
 علیہ السلام نے اس پر نگاہ غضب ڈالی اس کے سر میں پھوڑے پھنسیاں نکل
 پڑے اور اسی مرض میں بہت پریشان ہو کر مرا۔

(سیرت المعطفہ ص ۲۲۴ و ۲۲۳)

یہ شخص حضور علیہ السلام کا فاق اڑا لیا اور آپ کے

حارث بن قیس

غلاف عجیب عجیب باتیں کرتا اور تمغرے کہا
 کرتا تھا محمد نے اپنے اصحاب کو بھیجا کہ دھوکہ دے رہے ہیں کہ مرنے کے بعد پھر زندہ
 ہوں گے۔ ایک روایت میں اس کا نام حارث بن عیطلہ بھی آیا ہے۔ عیطلہ اس کی
 ماں کا نام تھا۔ جب اس کا تمغرہ سے گذر گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے
 یہ آیت نازل فرمائی۔

فَاَصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ اِنَّا كَفَيْنَاكَ

المستعجزین۔ (الحجہ ۱۲)

ترجمہ جس چیز کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو علی الاعلان بیان کریں
 اور مشرکین اگر وہ انہیں تو ان سے اعراض فرمائیں اور جو لوگ آپ کی منہی اور مذاق
 اڑاتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔

مرنے وقت حارث بن قیس کے پیٹ میں ایک ایسی بیماری ہوئی کہ منہ

سے پانچواں آنے لگا اور اسی وقت سے ہلاک ہو گیا۔

وخصائص کبریٰ صفحہ ۱۴۶ جلد ۱

ابو قیس بن النفاک

یہ شخص ابو جہل کا خاص مسین اور بدکار تھا۔

پیشوا وقت میں اس کے ساتھ شامل رہتا تھا۔

جنگ بدر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مارا گیا (سیرت المصطفیٰ جلد ۲)

اسود بن مطلب اور اس کے ساتھی جب کبھی

اسود بن مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے

اصحاب کو دیکھتے تو آنکھیں منکھلتے اور کہتے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو فرستے

زمین کے بادشاہ ہونگے اور قیصر کسریٰ کے خزانوں پر قبضہ کریں گے

یہ کہہ کر بیٹھیاں اور تالیاں بجاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی

کہ اے اللہ اس کو نابینا فرما د تاکہ آنکھ اس کے قابل نہ رہے

اور اس کے بیٹے کو ہلاک فرما۔ چنانچہ اسود تو اسی وقت نابینا ہو گیا اور اس کا

بیٹا جنگ بدر میں مارا گیا۔ قریش جس وقت جنگ اُحد کی تیاری کر رہے تھے

اسود اس وقت شدید مرض میں مبتلا تھا۔ اس کے باوجود لوگوں کو آپ کے خلاف

جنگ پر آمادہ کر رہا تھا۔ اللہ رب العزت نے اس کو جنگ اُحد سے پہلے

ہی ہلاک کیا۔ (ابن اثیر جلد ۱ صفحہ ۲۷)

عقبہ بن ابی بن خلف کا گہرا بدست تھا ایک

عقبہ بن ابی معیط رند یہ ملعون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آکر کچھ دیر بیٹھا اور آپ کا کلام سنا۔ ابی کو جب خبر ہوئی تو فوراً اس کے

پاس آیا اور کہا مجھ کو اطلاع ہے کہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا کر

بیٹھا ہے اور ان کا کلام سن رہا ہے خدا کی قسم جب تک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے منہ پر جا کر نہ تھوکتے آئے اس وقت تک تجھ سے بات کرنا اور تیری عزت
دیکھنا مجھ پر حرام ہے۔ چنانچہ یہ بد نصیب اٹھا چہرہ الود پر تھکا۔ یہ ملعون
جنگ بدر میں صلیبوں پر لٹکا ہوا اندھ قحطی میں اس کی صحابی نے گردن مار دی۔
رسیرۃ الصلۃ امثالاً مولوی محمد امجد علی صاحب

نفرین عارث نفرین عارث سرداران قریش میں سے تھا۔
حجرات کے لئے ملک فارس جانا اور وہاں سے
مختلف کہانیوں کی کتابیں خرید کر لانا اور قریش کو سنانا اور یہ کہتا کہ محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) تو تم کو عادی اور غیور کے واقعات سناتے ہیں اور میں تم کو
رستم اور اسفندیار کی کہانیاں سناتا ہوں لوگوں کو یہ افسانے دلچسپ معلوم
ہوتے تھے۔ لوگ ان کہانیوں کو سنتے اور قرآن حکیم پر توجہ نہیں دیتے۔ نفر
ایک گھمانے والی لونڈی بھی خرید کر لایا تھا۔ یہ لونڈی کفار قریش کو گھمانے لگاتی۔
انفرین نفرین عارث کی یہ تمام عمرات کا مقصد یہ تھا کہ لوگ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے دل نواز الفاظ اور قرآن مجید کے اثرات لڑائی کلام سے
دور رہیں یہ ملعون جنگ بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ہلاک ہوا
آپ نے اس کی گردن مار دی۔ (ابن اثیر جلد ۲ ص ۱۱۱)

عبد اللہ بن قیس یہ کفار قریش کا مشہور ملعون تھا۔ یہ مردود
جنگ بدر میں حضرت ربیع الثانی رسول اللہ
جان علیہ افضل الصلوٰۃ الرحمن علیہ السلام کے حملہ سے رخصا رہا کہ میں خود کی
دور زنجیر میں جو جس لٹیں۔

طرائف میں حضرت ابوالامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن قیس نے
جب آپ پر حملہ کیا تو کہنے لگا خذھا وانا ابن قیس۔ (ابن ماجہ اور اس

ابن قتیبہ ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اَقْسَبَاكَ اللّٰهُ اللّٰهُ تَعَالٰی جَعَلَكَ
ذَلِیلًا اَوْ رِخْوًا یَلَاكُ وِیْرًا دُكِمَ سَ . چند روز نہ گزے کہ اللہ تعالیٰ نے
اس پر ایک پھاڑی بکرا مسلط کیا جس نے اپنے سینگوں سے اس طعن کو
ہلاک کر ڈالا۔ رِیْرَتُ الْمُحِطِّ اَعْلٰی اَوَّلُ صَلٰۃٍ یُّجْرٰهُ فِتْحُ الْبَارِیْ جلد ۱ ص ۱۲۱

یہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
عقبہ بن ابی وقاصؓ کا بھائی تھا۔ رحمت دالین صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایک مرتبہ ایک پتھر پھینکا تھا۔ جس سے آپ کا نیچے کاوندہ ان مبارک شہید
اور نیچے کالب شریف زخمی ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں میں میں قدر اپنے بھائی عقبہ کے قتل کا حریف اور خواہش مند رہا تھا کسی
کے قتل کا بھی حریف اور خواہش مند نہیں ہوا۔

رِیْرَتُ الْمُحِطِّ جلد ۱ ص ۱۲۱ بھلا فتح اباری جلد ۱ ص ۱۲۱

ابی علفکؓ
ابی علفک ذبیحہ ہودی تھا ایک سو بیس سال کی عمر کو پہنچ
چکا تھا اندیہ مردود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
اقدس کے خلاف ہجو میں شعر کہتے تھا اور لوگوں کو آپ کی بے شرفی پر برائیغیت کرتا تھا
جب اس کی شہادت اور دیدہ دہنی حد سے گزر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ”کون ہے جو میرے لئے اس خبیث کلام تمام کرے۔“

حضرت سالم بن عیسیٰؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سے پہلے ہی سے منت مانی
ہوئے ہے کہ ابی علفک کو قتل کر دوں گا یا خود آپ پر مہربانیوں گا۔

جب اس کے قتل کا حکم دربار حاکمی سے ملا تو آپ نے جواب دے کر فوراً روانہ
ہوئے۔ گھر کی رات ہی ابی علفک غفلت کی نیند سو رہا تھا۔ پہنچے ہی تلوار اس کے
پیر پر رکھ کر اس زود سے دبانے کہ جسم سے پار ہو کر بستر تک پہنچ گئی ابی علفک ایک

چنچ مارا اس کا آواز سے لوگ نیند سے بیدار ہو کر دوڑے مگر اس شخص رسول
کا کام تمام ہو چکا تھا۔

رِسیرت المصطفیٰ ص ۶۲ جلد ۱ بحوالہ الطبقات الکبریٰ ابن سعد ص ۱۱۱ جلد ۱

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
ایک جھوٹے کا انجام کسی کام کے لئے روانہ فرمایا یہ نافرمان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو معذرتی بجا، اور اس نے آکر جھوٹ کہہ دیا کہ میں وہاں سے
ہو آیا ہوں۔ حضور نے بد دعا کی چند دنوں کے بعد وہ مردہ پایا گیا اور اس کا پیٹ
پھاٹا ہوا تھا۔ قبر میں دفن کیا گیا مگر قبر بھی طعروں کو قبول نہیں کرتی تو اور اسے
باہر پھینک دیتی (العیاذ باللہ)

شواہد النبوة ص ۲۰۰ از عبد الرحمن بن عیاض رحمہ اللہ فصائل کبریٰ روم ص ۱۸۴

حضرت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ
ایک شخص میں آیا اور وہ ایک عورت پر عاشق
ہو گیا اس نے (اور لوگوں سے کہنے لگا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے
کہ میرے پاس اپنی جوان عورت کو بھیجو (اس کی مراد وہ عورت تھی جس سے
یہ عشق کرتا تھا۔

لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد کیا ہے
اور آپ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے بعد تین کے لوگوں نے حقیقت دریافت
کرنے کے لئے اپنے قبیلہ کا آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ اس کے بعد
حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمائے اور حکم
دیا کہ تم اس شخص کے پاس جاؤ (جس نے مجھ پر انتر کیا ہے) اگر وہ تمہیں زندہ
ملے تو اسے قتل کر دینا اور اگر تم اسے مردہ پاؤ تو اسے آگ میں جلا دینا (چنانچہ جب

حضرت علیؓ میں پہنچے اس سے قبل یہ شخص (ایک چشمہ سے پانی بھر رہا تھا تو ایک سانپ نے اسے کاٹ لیا اور یہ ملعون دوسرے اثر سے ہلاک ہوا۔
 (خصائص کبریٰ ص ۱۸۵ مطبوعہ کراچی)

یہی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہوشی کا عذاب کہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اس وقت ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ آپ کی نقل جسم کے طور پر کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تو ایسا ہی ہو جا۔ اچانک یہ بے ہوش ہو گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیے۔ اور وہ دو پہنچے تک بے ہوش رہا پھر جب ہوش میں آیا تو وہ ایسا بن گیا جیسا آپ کی نقل کرتے وقت (اپنی شکل و صورت بنایا تھا۔

(خصائص کبریٰ ص ۱۸۵)

ایک منافق کا انجام حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ بشیر بن ابریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو بڑا بھلا کہتا تھا۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اشعار میں اس کی کچھ اسس لا جواب دیے۔ یہ طائف چلا گیا اور وہ ایک ایسے گھر میں پہنچا جہاں کوئی نہ تھا۔ اچانک وہ مکان اس پر گر پڑا اور یہ مردود ہلاک ہو گیا۔
 (خصائص کبریٰ ص ۱۸۵ مطبوعہ کراچی)

ابن فہون نے طبری سے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ حارث بن ابی حارثہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن ابی حارثہ کے پاس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے اس کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام بھیجا۔ حارثہ نے کہا کہ اس کی بیٹی میں عیب ہے حالانکہ اس میں وہ

عجب موجد رہے تھا۔ جب وہ واپس اپنے گھر پہنچا تو اس نے بیٹی کو برص کی بیماری میں مبتلا پایا۔ (خصائص کبریٰ ص ۱۴۶)

بیوقوف نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک کو ایک مشرک مرد ارکے پاس بھیجا کہ وہ اس کو اسلام کی دعوت دیں۔ جب اس پر اسلام پیش کیا گیا (تو اس نے تمسخر سے) کہا کہ وہ معبود جسکی تم دعوت دیتے ہو وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا تیرے سن کر وہ قاصد صحابی واپس ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بجلی گرائی اور یہ جل گیا۔ ابھی وہ قاصد صحابی راستہ ہی میں تھے اور انہیں اس واقعہ کا کوئی علم نہ تھا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس مشرک کو ہلاک کر دیا ہے اور آیت نازل ہوئی۔ "ویرسل الصواعق"

(خصائص کبریٰ ص ۴۶ جلد ۲)

ایک مشہور واقعہ ۵۰۰ ہجری میں رد اشخاص (جو یہائی تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو قبر شریف سے نکالنے کیلئے مدینہ طیبہ کے ایک دیران گھر میں سے سرنگ کھانے لگے۔ حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے اس حرکت کا اطلاع بذریعہ خواب سلطان اور الدین محمود شہید نور اللہ مرقدہ کو دی۔ اور انہوں نے اس سازش کو ناہام کیا۔ اور ان دونوں کو پکڑ کر حجرہ شریف کی جانی کے نیچے لا کر گردن مار دی اور حجرہ شریف کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی ٹل گیا۔ پھر سیسہ پگھلا کر اس خندق میں بھر دیا۔ یہ واقعہ مختصر اکھا گیا ہے (جذب القلوب ص ۱۲۹ مطبوعہ کراچی میں حفظ فرمائیے)

مخالفین حدیث کا انجام

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (سورہ نور پارہ ۱۵ آیت ۶۳)

ترجمہ: پس ڈرنا چاہیے انہیں جو خلافِ دروزی کہتے ہیں ورنہ اللہ مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی کرہیں کوئی مصیبت یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں جو اس نافرمانی کے (تفسیری ترجمہ)

فرمانِ نبوی کی خلافِ دروزی پر سزا: حضرت علامہ مخدوم علیہ الرحمۃ شمیم الریاض قمر شفا میں اور علامہ سید احمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ در مختار میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ ابن الحاج صاحب مدخل علیہ الرحمۃ نے ایک حدیث کی مخالفت میں اپنے ناخن ترشوائے لہو انہیں برض ہو گئی۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا تھا؟ کہ میں نے بدھ و جوار شہنشاہ کے دن ناخن ترشوائے سے منہ کیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گمان میں یہ حدیث ثابت نہیں تھی حضور علیہ السلام نے فرمایا: اتنا کافی تھا کہ وہ حدیث میرے نام سے تمہارے تک پہنچی۔ پھر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے بدن پر پھرے تو آج ابن الحاج علیہ الرحمۃ اچھے ہو گئے اور انہوں نے اسی وقت توبہ کی اب کبھی حدیث کی مخالفت نہیں کروں گا۔

(مقدمہ نزہۃ القاری ص ۲۵ جلد ۱ از مفتی اعظم ہند محمد شریف الحق امجدی مدظلہ)
اسی روایت کو شیخ الاسلام محمد انور اللہ فاروقی علیہ الرحمۃ (بانی جامعہ نظامیہ اپنی کتاب الامام المرتضیٰ میں بھی درج کئے ہیں۔
درد و اسلام میں اختصار کی سزا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ نہیں

جب حیراذ کراس کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مجلس کے حالات لکھتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ صلوٰۃ والسلام نہیں لکھتا تھا اس کے ہاتھ میں سونے کا گولہ لکھا یعنی ہاتھ سسٹہ نہ شروع ہو گیا۔

اور ایک شخص اسم گرامی کے ساتھ کل "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے کے بجائے صرف "صلی اللہ علیہ" لکھتا "وسلم" نہیں لکھتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے خواب میں جھڑکا گیا "آپ نے فرمایا تو چالیس نیکیوں سے کس نے اپنے آپ کو محروم رکھا ہے یعنی "وسلم" میں چار حرف ہیں اور اس کی چالیس نیکیاں۔

(جذب القلوب اردو ص ۲۷۶ مطبوعہ کراچی)

حضرت امام یوسف بن اسماعیل بنحافی قدس سرہ حافظ امن صلاح، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، امام ابن سنت برلانا احمد رضا قاضی بریلوی۔ درود میں مختار کہنے والا کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ لکھتے اور بولتے وقت ہمیشہ حضور خیر الامام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کے ساتھ کل "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا اور بولا جائے گا ہر لوگوں کے قلوب سے پناہ چاہیے جو لکھتے وقت ۴-۱۴ اور بولتے وقت "صلی اللہ علیہ وسلم" کے بجائے "صلی" بولتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا بخل ہے۔

گدھے کی صورت : امام استنباطی لکھتے ہیں ایک محدث نے حضور کی اس حدیث پر لکھا کہ جو امام سے پہلے (نازیں) سر اٹھاتے ہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا روگ لگے اور پھر ہلکے گا : جسے ان کا مرگئے کا ہو گیا۔ (اشواذ البیوتہ ص ۱۳۱)

چلتے پھرنے سے غرضی : ایک شخص حضور کی حدیث کا مذاق اڑایا جس میں ذکر تھا کہ قریشی طالب علم کی راہ میں پر بچاتے ہیں یہ طعون اپنے پیروں پر مار کر کہنے لگا میں اگلے پروں کو توڑ رہوں یا چاکلہ زمین پر لگا اور ہمیشہ کیلئے چلتے پھرنے کی قوت سے محروم ہو گیا (یعنی) الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور چھاؤنی کے زیر اہتمام مصطفیٰ لاہریری

یہاں پر ہر شعبہ زندگی سے متعلق کتب موجود ہیں مثلاً قرآنیات، تفاسیر، احادیث، سیرت طیبہ، فقہ، رد عقائد باطلہ، تاریخی و اصلاحی نادل انسائیکلو پیڈیا، اسلامیات، فتویٰ جات، سوانحی لٹریچر، حکایات اور رضویات کے علاوہ اخبارات اور رسائل و جرائد عوام الناس کے مطالعہ کے لئے بلا معاوضہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ درس قرآن و حدیث، تلاوت نعت خوانی اور علماء کرام کی تقاریر پر مشتمل کمیشنیں بھی موجود ہیں۔

خالص تادیبی بنیادوں پر ایک پرائیویٹ ہائی سکول قائم کیا گیا ہے جس میں مستحق طلبہ کو مفت تعلیم، یتیم بچوں کو مفت کتب اور تعلیم و تربیت کا عمدہ اہتمام موجود ہے۔

مصطفیٰ لاہریری کی دو شاخیں، ایک ٹنڈ محمد خان (سندھ) اور دوسری جاتی چوک پدین روڈ دیوان سٹی ضلع ٹھٹھہ (سندھ) میں بھی قائم کر دی گئی ہیں۔

مصطفیٰ لاہریری ایک کنال رقبے پر قائم کی گئی جس میں ایک بڑا ہال بھی ہے جہاں ماہانہ درس قرآن، درس حدیث اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اہم دینی لٹریچر کے علاوہ محبت رسول ﷺ سے لبریز ایک ضخیم کتاب صلو علیہ وسلم و تسلیما شاندار انداز میں چھپ کر مفت تقسیم ہو چکی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی جلد شائع کیا جائے گا۔

اوقات لاہریری: صبح 9 تا 11 بجے
عصر تا عشاء

لاہریری میں روزِ اوّل سے اب تک
اخبارات اور رسائل و جرائد جلدوں
کی صورت میں محفوظ ہیں

ماہانہ مفت میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے۔

مصطفیٰ لاہریری: 161- فاروق کالونی، والٹن روڈ لاہور کینٹ

فون نمبر: 5820659-5824921 • بائیں: 0300-4273421